سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔

ربوہ ۱۶ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح۔

پرسوں دوپہر تک حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ کل شام بھی بے چینی رہی رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سلسلہ احمدیہ کے جید و متبحر عالم صاحب رؤیا و کشوف اور مستجاب الدعوات بزرگ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نماز جنازہ آج چار بجے بعد نماز عصر مقبرہ بہشتی کے احاطہ میں ادا کی جائیگی

ربوہ ۱۶ دسمبر۔ ہم نہایت درجہ غم والم اور دلی حزن وملال کے ساتھ یہ اندوہناک خبر احباب جماعت تک پہنچاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ممتاز صحابی، سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید و متبحر عالم، صاحب رؤیا و کشوف اور مستجاب الدعوات بزرگ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مورخہ ۱۵ اور ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء اتوار اور پیر کی درمیانی شب نماز عشاء کے وقت سات بجے کے قریب ۸۵ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ آج مورخہ ۱۶ دسمبر بروز دوشنبہ چار بجے بعد نماز عصر ادا کی جائے گی۔

حضرت مولانا صاحب مرحوم کو گزشتہ ایک سال سے بندش پیشاب اور سینے میں درد وغیرہ کی تکلیف لاحق تھی اور آپ بہت کمزور ہو گئے تھے لیکن کافی عرصہ سے ان عوارض میں افاقہ تھا۔ گاہے گاہے تکلیف عود کر آتی تھی۔ تاہم جلد ہی طبیعت سنبھل بھی جاتی تھی۔ علی الخصوص کل تمام دن طبیعت نسبتاً زیادہ بہتر رہی۔ حسب معمول تشریف لانے والے احباب سے ملاقاتیں فرماتے رہے۔ نیز فارغ وقت میں تاریخ احمدیت حصہ چہارم جو ابھی حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے حالات پر مشتمل ہے کا بہت شوق کے ساتھ مطالعہ بھی فرمایا۔ اچانک ۶½ بجے شام کے بعد سینے میں درد محسوس ہوا اور اس کے چند منٹ کے بعد آپ عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔

حضرت مولانا صاحب مرحوم ۱۸۷۸ء اور ۱۸۷۹ء کے بین بین بھادوں کے موسم میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ موضع راجیکے ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کی پیدائش سے قبل خواب میں دیکھا تھا کہ گھر میں ایک چراغ روشن ہوا ہے۔ جس کی روشنی سے سارا گھر جگمگا اٹھا ہے۔ آپ نے ۱۸۹۷ء میں بذریعہ خط بیعت کی اور اس کے دو سال بعد ۱۸۹۹ء میں قادیان حاضر ہو کر دستی بیعت کا شرف بھی حاصل کیا۔ بیعت کے بعد علی الخصوص آپ کے علم و عرفان اور تعلق باللہ میں اللہ تعالےٰ نے ایسی غیر معمولی برکت بخشی اور آپ کو روحانی نعماء سے اس قدر حصۂ وافر عطا فرمایا کہ آپ آسمان روحانیت کا ایک درخشندہ ستارہ بن کر نصف صدی سے زائد عرصہ تک بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لانے کا وسیلہ بنے رہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو علم و عرفان کے ساتھ ساتھ الہام اور رؤیا و کشوف کی نعمت سے اس قدر نوازا تھا اور اپنے تقوےٰ و طہارت اور زہد و اتقا کی وجہ سے آپ کی دعائیں جناب الٰہی میں اس قدر مقبول تھیں۔ اور پھر خدمت سلسلہ کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایسے غیر معمولی رنگ میں عطا فرمائی تھی کہ بجا طور پر آپ انصار دین کے اس مقدس زمرہ میں شامل تھے جن کی خبر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس الہام میں دی تھی کہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ اس لحاظ سے آپ اللہ تعالےٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھے اور آپ کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسیہ اور فیض رسانی کے ثبوتوں میں سے ایک زندہ و درخشندہ ثبوت تھا۔

یوں تو آپ سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کے بعد شروع ہی سے تبلیغ حق میں ایسا سرگرم واقع ہوئے تھے اور آپ کی زندگی ہمہ وقت میدان تبلیغ میں ہی بسر ہو رہی تھی۔ لیکن سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باقاعدہ مبلغ کے طور پر آپ نے خلافت اولےٰ کے زمانہ میں کام شروع کیا۔ اور پھر قریباً نصف صدی تک ایسے ایسے عظیم الشان تبلیغی کارنامے سرانجام دیئے کہ جو رہتی دنیا تک یادگار رہیں گے۔ اور آنے والی نسلیں آپ کی یاد پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرتی رہیں گی۔ آپ نے اپنے تبلیغی تجارب اور زندگی میں پیش آنے والے غیر معمولی واقعات کو اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "حیات قدسی" میں محفوظ فرما دیا ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں آریوں عیسائیوں اور غیر از جماعت علماء سے صدہا نہایت درجہ کامیاب مناظرے کئے، ہزاروں کی تعداد میں معرکۃ الآرا لیکچر دیئے۔ اور اردو اور عربی میں نہایت اہم علمی موضوعات پر بے شمار قیمتی مضامین رقم فرمائے جو سلسلہ کے جرائد و رسائل اور اخبارات میں شائع ہوئے۔ آپ کی عربی دانی نہ صرف جماعت میں بلکہ جماعت سے باہر بھی غیر از جماعت اہل علم حضرات کے نزدیک مسلّم تھی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ دسمبر ۶۳ء

دَورِ دجّال

صدق جدید لکھنؤ کے مدیر محترم "سچی باتیں" کے زیر عنوان ۲۹ نومبر ۱۹۶۳ء کی اشاعت کے پہلے صفحہ پر رقمطراز ہیں :-

"ستمبر کے اخیر ہفتہ میں انگریزی روزناموں کی سرخیاں

" روسی سائنس کا معجزانہ کرشمہ
کتے کو ہلاک کر کے زندہ کر دکھایا۔"

اور نیچے خبر یہ درج ہے :-

ماسکو۔ ۲۱ ستمبر۔ آج روسی ڈاکٹروں نے بیرونی اخبار نویسوں کے ایک مجمع میں ایک کتے کو ہلاک کر کے اسے زندہ کر دکھایا یہ مظاہرہ روس کے سائنس اکیڈمی کی لیبارٹری میں اکیڈمی کے صدر پروفیسر ولبیڈمیر کی نگرانی میں کیا گیا۔ تین نرسوں اور دو ڈاکٹروں نے ایک کتے کے جسم سے ۴۰ء۱ لیٹر خون نکال لیا اور اس کے جسم میں صرف ۷ء۰ لیٹر خون رہنے دیا کتا اس تجربہ کے ۱۶ منٹ بعد طبی نقطۂ نظر سے فوت ہو گیا خون کا دباؤ بالکل صفر ہو گیا۔ اور دل کی حرکت بند ہو گئی ۴ منٹ تک کتے کو مردہ رکھا گیا اسکے بعد خون کو تین گلاسوں میں بھر کر اسکے جسم میں پہنچایا گیا۔ دوران خون دوبارہ جاری کرنے کا عمل جیسے ہی شروع کیا گیا۔ کتے کے دل کی حرکت دوبارہ شروع ہو گئی جو بعد کو بجلی کی حرارت سے بالکل باقاعدہ ہو گئی۔ اور آکسیجن کے ذریعہ قدرتی تنفس بحال ہو گیا۔ غرض زندگی کے سارے آثار دوبارہ پیدا ہو گئے اور ڈاکٹروں نے کہا کہ اب یہ کتا طبی موت کے بعد پھر سے زندہ ہو گیا۔"

خبر اعجوبہ کی حیثیت سے چھاپی گئی اور یقیناً دنیا کے لئے اعجوبہ ہے بھی۔ لیکن ہم مسلمانوں کے لئے اس میں کوئی بات ایسے اچنبھے کی نہیں۔ اور ہم تو اس سے کہیں بڑھ کر اچنبھے کی خبریں سننے کے لئے تیار رہیں، ہمیں آج نہیں آج سے کوئی ساڑھے تیرہ سو، پونے چودہ سو سال پہلے، یہ خبر کسی نیوز ایجنسی نے نہیں، بلکہ عرب کے امی نے سنا دی ہے اور ہم کو راستباز اور دیانتدار راویوں کے ذریعہ مسلسل پہنچتی آئی ہے کہ کتا تو کتا، ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ خود انسان بھرے مجمع میں قتل کر کے اس کا جسم دو ٹکڑے کر دیا جائے گا اور پھر کھلم کھلا۔ کسی ڈاکٹر کی تصدیق کی ضرورت کے بغیر ہٹا کٹا زندہ کر دیا جائے گا! اور نام اس جعلئے خالق کا، زبان رسالت میں دجال یا مسیح الکذاب ہو گا صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضؓ صحابی کی روایت سے ہے :-

فیومر بہ فیوشر بالمنشار
من مفرقہ حتی یفرق
بین رجلیہ۔

... دجال اس شخص کے قتل کا حکم دے گا اس کو چیر کر کے پس اسے سر کی طرف سے چیر دیا جائے گا یہاں تک کہ اسے دونوں پاؤں کے بیچ سے دو ٹکڑے کر دیا جائے گا۔

پھر دجال اپنی قوت کے اس مظاہرہ پر فخر کر کے بعد

ثم یقول لہ قم فیستوی
قائماً ثم یقول لہ اتؤمن
لی۔

پھر اس سے کہے گا کھڑا ہو جا تو وہ (مُردہ) زندہ سلامت (ہو کر) کھڑا ہو جائے گا۔ پھر اس سے سوال کرے گا کہ اب بھی تو میری قدرت کاملہ پر ایمان لایا یا نہیں!

خیر وہ مومن کسی غیر اللہ پر ایمان تو کیا لاتا۔ اس نے جواب بھی اسی مضبوطی سے دیا لیکن یہاں بحث اس سوال و جواب سے نہیں، مقصود صرف یہ دکھانا تھا کہ کتے کی طبی موت کے بعد اسے زندہ کر دینے سے کہیں بڑھ چڑھ کر دور دجالی کے عجائب و خوارق کی واضح و صریح پیشین خبریاں ہم صدیوں پیشتر سے اپنے مخبر صادقؐ کی زبان سے سنے بیٹھے ہیں!"

(صدق جدید لکھنؤ ۲۲ نومبر ۶۳ء)

آج آپ جس دردمند مسلمان سے پوچھیں وہ مغربی تہذیب کو دجالی تہذیب ہی بیان کرتا ہے چنانچہ مولانا ابو الحسن ندوی نے تو آجکل اس پر بڑا زور دے رکھا ہے چنانچہ آپ نے لندن میں ایک تقریر کے دوران بھی یہی فرمایا کہ مسلمانوں کو موجودہ دجالی تمدن اور تہذیب کے مقابلہ پر نکلنا چاہیئے۔ ان بزرگوں کے علاوہ بھی آج تقریباً سب اہل علم حضرات اچھی طرح جان گئے ہیں کہ مغربی تہذیب جو غلط عیسائیت اور الحاد کا ملغوبہ ہے مگر یہی دجالی دور ہے۔

مگر آج سے ساٹھ ستر سال پہلے جب ایک مرد حق آگاہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت تحدی اور بلند آواز سے بار بار تقریر و تحریر سے اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ جس دجال اور جن یاجوج و ماجوج کی خبریں احادیث نبوی میں دی گئی ہیں وہ یہی مغربی اقوام ہیں اور ان کا دَور ہی دجالی دَور ہے تو اہل علم حضرات نے ان کا تمسخر اڑایا اور آپ کی شان میں جو منہ میں آیا کہا۔ تاہم آج ہر ایک کی زبان پر یہی حقیقت اس طرح آ رہی ہے کہ گویا وہی ہے جس نے اس کو پہلی دفعہ محسوس کیا ہے۔ ذیل میں ہم مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف آئینہ کمالات اسلام میں سے صرف ایک حوالہ بطور نمونہ کے پیش کرتے ہیں :-

" صاحبو! یہاں وہ دجالیتیں پھیل رہی ہیں جو تمہارے فرضی دجال کے باپ کو بھی یاد نہیں ہوں گی یہ کارروائیاں خلق اللہ کے اغوا کے لئے ہزارہا پہلو سے جاری کی گئی ہیں جن کے لکھنے کے لئے بھی ایک دفتر چاہیئے اور ان میں مخالفین کو کامیابی بھی ایسی اعلےٰ درجہ کی ہوئی ہے کہ دلوں کو ہلا دیا ہے اور ان کے مکروں نے عام طور پر دلوں پر سخت اثر ڈالا ہے اور ان کی طبیعی اور فلسفہ نے ایسی شوخی اور بیباکی کا تخم پھیلا دیا ہے کہ گویا ہر ایک شخص اس کے فلسفہ دانوں میں انا الموجود ہونیکا دعویٰ کرتا ہے۔ پس جاگو اور اٹھو اور دیکھو کہ یہ کیسا وقت آ گیا اور سوچو کہ یہ موجودہ خیالات توحید محض کے کس قدر مخالف ہیں یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کی قدرت کا خیال بھی ایک بڑی نادانی کا طریق سمجھا جاتا ہے اور تقدیر کے لفظ کو منہ پر لانے والا بڑا بے وقوف کہلاتا ہے اور فلسفی دماغ کے آدمی دہریت کو پھیلاتے جاتے ہیں۔ اور اس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ تمام کل الوہیت کی کسی طرح ہمارے ہاتھ میں ہی آ جاوے ہم ہی جب چاہیں وباؤں کو دور کر دیں۔ موتوں کو ٹال دیں اور جب چاہیں بارش برسا دیں۔ کھیتی اگالیں اور کوئی چیز ہمارے قبضۂ قدرت سے باہر نہ ہو۔ سوچو کہ اس زمانہ میں ان بے راہیوں کا کچھ انتہا بھی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۳)

مگر آپ دجالی دور کی صرف نشاندہی کر کے نہیں بیٹھ رہے۔ آپ نے پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کو للکارا

" ان آفتوں نے اسلام کے دونوں بازوؤں پر تبر رکھ دیا ہے اے سونے والو بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آ گیا یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا۔ اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام و کمال دیکھ لو اور نیز اس نور کو بھی جو رحمت الٰہیہ نے اس ظلم کے مٹانے کے لئے تیار کیا ہے پچھلی راتوں کو اٹھو اور خدا تعالےٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو۔"

(ایضاً صفحہ ۵۳-۵۴)

کیا یہ ایک مامور من اللہ کی آواز نہیں ہے؟

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ پر رضاکاران کے متعلق

باہر سے آنے والے جن انصار و خدام نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ڈیوٹی ادا کرنے کے لئے اپنے نام دفاتر انصار و خدام میں بھجوائے ہیں وہ مورخہ ۲۴، ۲۵ دسمبر بوقت ۲ بجے تا ۴ بجے شام دفتر افسر جلسہ سالانہ میں تشریف لا کر منتظم معاونین کو ملیں اور اپنی ڈیوٹی معلوم کر کے ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ہمارا جلسہ سالانہ

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں آکر جلسہ کی برکات حاصل کریں

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

عاجز راقم نے ۱۹۰۷ء کا جلسہ سالانہ بھی دیکھا تھا جو محبوب ربانی بدر کامل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقی خادم اور بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا آخری جلسہ تھا۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے سات سو مہمان اپنے آقا پر پروانہ وار قربان ہو رہے تھے۔ حضور نے جب دیکھا کہ ایک ہجوم کا ہجوم قادیان کے اجڑے دیار میں آن پہنچا ہے۔ تو وہ اپنے قادر خدا کا شکر گزار ہوا۔ اور اپنے پیاروں کو لے کر اس بازار سے گزرا جو ہندوؤں کا بازار کہلاتا تھا اس اظہار کے لئے کہ ساکنین قادیان کو بتلا دے کہ جو الہی وعدے اس کے خدا نے کئے تھے وہ آج پورے ہوگئے ہیں۔ اس حسن و احسان کے مجسمہ نے جلسہ کے اجتماع میں ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء کو تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"دیکھو اول اللہ جل شانہ کا شکر ہے کہ آپ صاحبوں کے دلوں کو اس نے ہدایت دی اور باوجود اس بات کے کہ ہزاروں مولوی ہندوستان اور پنجاب کے تکذیب میں لگے رہے اور ہمیں دجال اور کافر کہتے رہے آپ کو ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے کا موقعہ دیا۔ یہ بھی اللہ جل شانہ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفوں کی دن رات کی سر توڑ کوششوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ میرے خیال میں اس وقت ہماری جماعت چار لاکھ سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بڑا معجزہ ہے کہ ہمارے مخالف دن رات کوشش کر رہے ہیں اور جانکاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہیں اور سلسلہ کو بند کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ مگر خدا ہماری جماعت کو بڑھاتا جاتا ہے۔"

پھر فرمایا:

"جانتے ہو اس میں کیا حکمت ہے۔ حکمت اس میں یہ ہے کہ اللہ جل شانہ جس کو مبعوث کرتا ہے۔ اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑھتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے۔ اور اس کے روکنے والا دن بدن تباہ اور ذلیل ہوتا جاتا ہے۔ اور اس کے مخالف اور مکذب آخر بڑی حسرت سے مرتے ہیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری مخالفت کرنے والے اور ہمارے سلسلہ کو روکنے والے بیسیوں مر چکے ہیں۔

پھر ایک یہ معجزہ ہے کہ ان لوگوں کی بابت جو ہزاروں لاکھوں ہمارے پاس آتے رہتے ہیں اللہ جل شانہ نے براہین احمدیہ میں پہلے سے ہی خبر دے رکھی تھی اور یہ وہ کتاب ہے جو عرب فارس انگلستان اور دیگر ممالک میں پچیس سال پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اس میں بہت سے اسی زمانہ کے الہام بھی درج ہیں اور یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے کہ جس سے کوئی یہودی عیسائی مسلمان ہو ہرگز انکار نہیں کر سکتا۔ اور اس کتاب کا ہمارے اشد العداوۃ یعنی مولوی محمد حسین صاحب نے اسی زمانہ میں ریویو بھی لکھا تھا اور اس کتاب میں آنے والی مخلوق کی پیشگوئی صاف طور پر درج ہے۔ اور یہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں ہے بلکہ عظیم الشان پیشگوئی ہے اور وہ یہ ہے یاتیك من كل فج عميق۔ یاتون من كل فج عميق۔ ينصرك الله من عنده يرفع الله ذكرك ويتم نعمته عليك في الدنيا والآخرة - اذا جاء نصر الله والفتح وانتهى امر الزمان الينا اليس هذا بالحق وما كان الله ليتركك حتى يميز الخبيث من الطيب فحان ان تعان وتعرف بين الناس - انى ناصرك انى حافظك انى جاعلك للناس اماماً۔

یہ اس کی عبارت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ اس وقت تو اکیلا ہے مگر وہ زمانہ تجھ پر آنے والا ہے کہ تو تن تنہا نہیں رہے گا۔ فوج در فوج لوگ دور دراز ملکوں سے تیرے پاس آئیں گے۔"

پھر آپ نے فرمایا:

"آپ جانتے ہیں کہ جب اس قدر مخلوق آئے گی تو آخر ان کے کھانے کے واسطے بھی انتظام چاہیئے اس لئے فرمایا۔ یاتیك من كل فج عميق یعنی وہ لوگ تحفے تحائف اور ہزاروں روپے لے کر تیرے پاس آئیں گے۔ پھر خدا فرماتا ہے ولا تصعر لخلق الله ولا تسئم من الناس۔ یعنی کثرت سے مخلوق تیرے پاس آئے گی۔ اس کثرت کو دیکھ کر گھبرا نہ جانا۔ اور ان کے ساتھ کج خلقی سے پیش نہ آنا۔

مندرجہ بالا کلام میں حضور نے اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ

(۱) "یہ بھی اللہ جل شانہ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفوں کی سر توڑ کوششوں کے اور طرح طرح کے منصوبوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ میرے خیال میں اس وقت ہماری جماعت چار لاکھ سے بھی زیادہ ہوگی"

(۲) "جانتے ہو اس میں کیا حکمت ہے۔ حکمت اس میں یہ ہے کہ اللہ جل شانہ جس کو مبعوث کرتا ہے اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑھتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے"

پہلی سر توڑ کوشش سلسلہ کی ترقی روکنے کے لئے یہ ہوئی تھی کہ ۱۸۹۲ء میں جبکہ سلسلہ کی عمر ابھی تین سال ہی کی تھی کہ حضرت احمد قادیانی مجدد دوران المسیح الموعود والمهدی معہود کے خلاف فتوئے کفر لگا کر اور پنجاب و ہند کا دورہ کر کے اس فتوے پر دو سو مولویوں سے مہریں ثبت کروا کر شائع کیا گیا۔ جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سخت مخالفت شروع ہوگئی۔ امام وقت اور ان کی چھوٹی سی جماعت پر عرصہ حیات تنگ ہوگیا۔ مگر باوجود شدید جور و ستم کے جماعت کے استقلال میں جنبش نہ آئی بلکہ ترقی جاری رہی۔ فتوئے کفر کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلتا دیکھ کر ایک اور منصوبہ بنایا گیا وہ یہ کہ ایک عیسائی پادری اکسا کر حضور کے خلاف قتل عمد کا مقدمہ دائر کروا دیا لیکن علیم و بصیر حی و قیوم خدا نے اپنے فرستادہ کی معجزانہ حفاظت کی جان لیوا دشمن خائب و خاسر رہے۔

الغرض فتوئے کفر کے وقت اگر جماعت کی تعداد چند ہزار تھی تو ۱۹۰۷ء میں ساڑھے چار لاکھ ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے چند ماہ قبل جماعت کا استقلال اور اس کی ترقی اپنی آنکھ سے دیکھ لی۔ اور ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو آپ کی حیات کا آخری جلسہ تھا آپ اس قدر خوش تھے کہ اس خوشی کا وہی لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جو اس جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ ان خوش بخت لوگوں میں سے ایک میں بھی ہوں۔

آپ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اس جہان فانی سے گزر کر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اور آپ کی وفات سفر کے دوران اچانک ہوئی اور جماعت شدید زلزلہ کا شکار ہوگئی اور دشمنان سلسلہ نے سمجھ لیا کہ یہ سلسلہ اب برباد ہو جائے گا۔ لیکن خدائے بلند و برتر نے جماعت کو سنبھالا اور ان کے دلوں کو مضبوط کیا۔ اور ایک عظیم الشان وجود کو خلیفہ کھڑا کر دیا۔ تب جماعت پہلے کی طرح ایک ہاتھ پر جمع ہو کر بنیان مرصوص بن گئی۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے نہایت مضبوطی کے ساتھ جماعت کو سنبھالا۔ اور سلسلہ کے حق میں وہی کارنامہ کر دکھایا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بعد وفات نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ اول بننے پر دکھلایا تھا کہ اسلام کو سنبھال لیا تھا۔

چھ سال خلافت اولیٰ کے بعد خلافت ثانیہ کا دور شروع ہوا اور حضرت محمود ایدہ اللہ الودود نے خداداد طاقتوں کے ذریعہ سلسلہ کی ترقی کو چار چاند لگا دیئے اور جماعت کے افراد کو ضیا ریز بنا دیا۔ جن کی ضیا ریزی دنیا کے کناروں تک ممتد ہوگئی۔

احباب پر یہ بات اچھی طرح روشن ہے کہ جلسہ میں شریک ہونے والے احباب کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور جلسہ میں شریک ہونے والے ساٹھ ستر ہزار افراد کو جلسہ کے موقعہ پر قائم شدہ مہمان خانے میں دونوں وقت عمدگی کے ساتھ کھانا کھلایا جاتا ہے۔ اور عظیم خرچ کا انتظام خدا تعالے کے فضل سے ہوتا ہے۔ اور اس کی دی ہوئی ثبات

یاتیك من كل فج عميق

ہم ہر سال بڑھ چڑھ کر پوری ہوتی دیکھتے ہیں۔ جماعت کی ترقی کا نظارہ ہر سال جلسہ سالانہ پر نظر آجاتا ہے۔

اِس عاجز نے اگست ۱۹۰۷ء کے جلسہ میں سات سو مہمانوں کی حاضری دیکھی تھی جس حاضری کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی حاضری قرار دیا تھا تو آج میں سو گنا یعنی ستر ہزار کی حاضری کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ اِس ترقی یافتہ حالت کو دیکھ کر مَیں از خود رفتہ ہو جاتا ہوں۔ اسی خوشی کی لہر کی موجودگی میں

مَیں احباب جماعت سے کہتا ہوں کہ آپ جلسہ پر آئیں اور ہم ساکنین ربوہ کی خوشیوں کو بڑھائیں اور اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں۔ آپ جلسہ پر آئیں اور خوب آئیں اور اپنے وجود سے خدا کے پیارے مسیح کی پیشگوئیوں کو پورا کر دکھاتے ہوئے ثواب عظیم حاصل کریں۔

آپ جلسہ پر آئیں اور اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے انفاس قدسیہ کا ثبوت بہم پہنچائیں۔ حضور اگرچہ اِس وقت صاحبِ فراش ہیں مگر حضور کے وجود کی برکات ہم دن رات دیکھتے ہیں۔

پس مَیں پھر درخواست کرتا ہوں کہ اِس جلسہ میں غیر معمولی طور پر زیادہ تعداد میں آئیں۔ اللہ تعالےٰ حافظ و ناصر ہو۔

شذرات

—— شیخ خورشید احمد ——

٭ روحانی بارانِ رحمت

لاہور کے ایک اخبار کے مضمون "گدا اور غنی" میں سے ایک اقتباس :-

"بارانِ رحمت کا نزول مُردہ زمین کو نئی زندگی عطا کرتا ہے اور یہ سلسلہ باغ و بوستان تک ہی محدود نہیں رہتا ہر خطۂ زمین کو نئی زندگی ملتی ہے خواہ وہ بنجر ہی کیوں نہ ہو بنجر زمین میں بھی روئیدگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔

خدا تعالےٰ کے نیک اور پاک انسانوں کی زندگی بھی بارانِ رحمت کی حیثیت رکھتی ہے ان کا سحابِ کرم جب برستا ہے تو دشت و جبل کو سیراب کرتا ہے ہر روح میں نیکی کی طلب پیدا ہونے لگتی ہے اور بدی سے خود بخود دل نفور ہونے لگتے ہیں ۔۔۔۔

۔۔۔ یہ الگ بات ہے کہ بہار میں کسی کا دامن پھولوں سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اور کسی کے حصے میں چند تنکے آتے ہیں یہ اپنی اپنی استعداد ہے اپنی اپنی قابلیت کسی کے مقدر میں بہار کی شادابیاں ہوتی ہیں اور کسی کے مقدر میں چند تنکے۔

فطرت کا فیضان ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا!"

اگر یہ واقعی درست ہے کہ خدا تعالےٰ کے نیک انسانوں کے ذریعے جس روحانی بارانِ رحمت کا فیضان جاری ہوتا ہے وہ "ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا!" تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ الہام اور وحی الٰہی کا سلسلہ بھی ہمیشہ سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کا اپنے نیک بندوں کے ساتھ براہ راست تعلق ہی روحانی بارانِ رحمت کا واحد ذریعہ ہے۔ اور اس تعلق کے اظہار کا سب سے بڑا اور یقینی ذریعہ وحی و الہام ہے جس کے متعلق یہ گمان کیا جاتا ہے کہ اب قیامت تک کے لئے اس کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔

٭ آسمانی مصلحین اور دنیوی لیڈروں میں فرق

آسمانی مصلحین اور دنیوی لیڈروں میں ایک بہت بڑا فرق یہ ہوتا ہے کہ آسمانی مصلحین جو پیغام دیتے ہیں وہ ہزاروں لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے ان کے متبعین کو ان سے محض زبانی عقیدت نہیں ہوتی بلکہ وہ ان کی زبانوں سے نکلے ہوئے ایک ایک نقطہ پر عمل کرتے ہیں اور ایسے رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ ان کی زندگی ایک نئی زندگی بن جاتی ہے برعکس اس کے دنیوی لیڈروں کی عقیدت و محبت بالعموم محض زبانوں تک محدود رہتی ہے عملی زندگی میں ان کا پیغام قطعاً کوئی تغیر پیدا نہیں کرتا۔

آسمانی مصلحین کی قوتِ قدسی عملی زندگی میں کتنا عظیم انقلاب بپا کرنے کا موجب بنتی ہے اس کی سب سے زیادہ تابندہ مثالیں سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں ہمیں ملتی ہیں مثلاً حضور نے جب ارشادِ خداوندی کے تحت شراب کو حرام قرار دینے کا اعلان فرمایا تو ان عربوں نے جنکی گویا گھٹی میں شراب پڑی ہوئی تھی یوں شراب کے مٹکوں کو توڑ دیا کہ گلیوں میں شراب بہنے لگی اور ان کا یہ عمل کسی عارضی جذبہ یا وقتی جوش کے ماتحت نہ تھا بلکہ انہوں نے ہمیشہ کے لئے اسے چھوڑ دیا اور یوں ایک ایسی عادت کو جسے چھوڑنا بظاہر ان کے لئے ناممکن تھا ہمیشہ کے لئے ترک کرکے اپنی زندگیوں میں ایک عظیم تغیر پیدا کر کے دکھا دیا۔ اس کے بالمقابل دنیوی لیڈروں کی تعلیم اور ان کے پیغامات عملی زندگیوں میں تغیر پیدا کرنے میں کتنے ناکام رہتے ہیں اس کی ایک مثال گاندھی جی کی زندگی ہے جنہیں ہمارے ہمسایہ ملک ہندوستان میں ایک قومی ہیرو بلکہ ایک دیوتا کی حیثیت حاصل ہے۔ آزادی ملنے کے بعد سے آج تک بھارت میں "گاندھی بھگتوں" کی حکومت برسرِ اقتدار ہے لیکن ان کے متبعین نے ایک دفعہ بھی ان کے پیغام پر عمل کرکے نہیں دکھایا بلکہ وہ اپنے عمل سے ان کی تعلیم کی تضحیک کرتے چلے آرہے ہیں آج بھارت کے کانگرسی کس طرح گاندھی جی کی تعلیم کو عملاً پاؤں تلے روند رہے ہیں اس کا اندازہ ذیل کی اخباری اطلاع سے لگایا جاسکتا ہے :-

"چندی گڑھ (نمائندہ خصوصی)

گاندھی جی جتنا عرصہ حیات رہے اپنے پیروکاروں کو اہنسا کا درس دیتے رہے اور گوشت خوری اور شراب سے قطعاً پرہیز کی تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے نزدیک شراب نوشی ایک سنگین اخلاقی جرم اور گناہ کبیرہ سے کسی صورت کم نہ تھی۔ مگر ان کے جہانِ فانی سے اٹھ جانے کے بعد ان کی تعلیمات پر ان کے عقیدت مندوں نے کس حد تک عمل کیا اس کا بیّن ثبوت آل انڈیا کانگرس کا وہ دو روزہ اجلاس ہے جو ابھی ابھی اختتام پذیر ہوا ہے۔ اس اجلاس میں ۵۲ ہزار انڈے اور دو ہزار مرغے گاندھی بھگتوں کے پیٹ کا ایندھن بنے اور کم و بیش دو روز میں ساڑھے تین صد بکروں کی گردنیں اڑیں۔ پھر بات یہاں تک ہی ختم نہ ہوئی اجلاس میں بندشِ شراب کا پرچار ہوتا رہا اور دورانِ خانہ گاندھی کے نام لیوا رام رنگی کے خم کے خم اڑاتے رہے۔ اور سکاچ سے لے کر پروردہ دہقان تک محظوظ ہوتے رہے۔ ادھر یہ لوگ در پردہ بادۂ شبانہ کی سرمستیوں میں ڈوبے رہے۔ ادھر اجلاس کے پریس کیمپ میں ایک ہفت روزہ نیم کانگرسی اخبار "بلٹز" بمبئی کی اطلاع کے مطابق کھلم کھلا دیسی شراب کا دور چلتا رہا۔"

(نوائے وقت ۲۱ر نومبر ۶۳ء)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ دیگر مخیر اور مخلصین احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

۱۸۹ - مکرم میاں محمد اکبر علی صاحب نابھہ روڈ لاہور پنجاب والد صاحب مرحوم حضرت مولوی محمد علی صاحب رضی ۔۔۔۔۔ ۳۰۰

۱۹۰ - محترمہ آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ منجانب والدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ ۔۔۔۔۔ ۳۰۰

۱۹۱ - محترمہ خورشید اسماعیل صاحبہ بنت چوہدری محمد اسماعیل صاحب مرحوم اوکاڑہ ضلع منٹگمری ۔۔۔۔۔ ۳۰۰

۱۹۲ - مکرم ملک خدا بخش صاحب تحصیلدار پاکپتن ضلع منٹگمری ۔۔۔۔۔ ۳۰۰

۱۹۳ - مکرم سیٹھ اللہ جوایا صاحب ملتان شہر ۔۔۔۔۔ ۳۰۰

۱۹۴ - مکرم محمود احمد صاحب سوزوکی کمیشن ایجنسی کوئٹہ ۔۔۔۔۔ ۳۰۰

۱۹۵ - مکرم عبدالعزیز صاحب بھٹی سینیچر چانگ ضلع حیدرآباد ۔۔۔۔۔ ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دفتر دوم کے مجاہدین کیلئے نیک مثالیں

مکرم شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ تحریر فرماتے ہیں کہ:-

۱- "میری ہمشیرہ عزیزی نور جہاں بیگم جنہوں نے گذشتہ سال صرف پانچ روپے کا وعدہ کر کے اپنے وعدہ کو پندرہ گنا بڑھا دیا تھا اور ۷۵/- روپے ادا بھی کر دئے تھے۔ اب انہوں نے اپنے گذشتہ سال کی ادائیگی پر مزید ایک سو روپے کا اضافہ اس سال کے وعدے میں کر دیا ہے۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ۔ اس سال ان کا وعدہ ۱۷۵/- روپے کا ہے"۔

۲- میرے بہنوئی عزیزم شیخ رحمت اللہ صاحب آف شیخوپورہ کا وعدہ تحریک جدید گذشتہ سال ۱۲۵/- روپے تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اس سال کیلئے ۲۲۵/- کا وعدہ کیا ہے۔ الحمد للہ

قارئین کرام سے ان ہر دو کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور دوسرے احباب کے لئے توجہ اور کشش کا باعث بنائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) کی امداد کا وعدہ کرنے والے احباب اپنے وعدے پورے فرماویں

مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۶۳ء کو جلسہ سنگ بنیاد کے موقعہ پر جب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب یہاں تشریف لائے تھے تو متعدد اصحاب نے کالج کی امداد کے سلسلے میں مختلف رقوم کے وعدے فرمائے تھے۔ ان میں سے بعض اصحاب تو اپنی رقوم کی ادائیگی فرما چکے ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل دوست ابھی باقی ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ چونکہ تعمیرات کا کام شروع ہے۔ اسلئے جلد از اپنی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ امانت کالج گھٹیالیاں کے کھاتے میں داخل فرما کر مجھے اطلاع فرما دیں۔ دیگر دوستوں کی خدمت میں بھی عرض ہے کہ یہ کالج ایسے علاقے میں کام کر رہا ہے۔ جہاں کام کرنا بذات خود ایک نیکی اور جہاد ہے۔ اسلئے وہ بھی کالج کی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو اپنی خوشنودی کی توفیق عطا فرماوے۔ (پرنسپل ٹی۔ آئی۔ کالج گھٹیالیاں)

۱- بابو عبدالکریم صاحب ڈسکہ سیالکوٹ ۵۰/-	۵- خواجہ عبدالرحمٰن صاحب خواجہ محمد یعقوب صاحب ۲۰/-
۲- چوہدری خورشید احمد صاحب گوجرانوالہ ۵۰/-	۶- چوہدری نذیر احمد صاحب کھیوہ باجوہ ۲۰/-
۳- چوہدری ظفر علی صاحب گکھڑ منڈی ۱۰۰/-	۔ منجانب یونین کونسل ۵۰/-
۴- ڈاکٹر عمر الدین صاحب ۱۰۰/-	۷- چوہدری بشیر احمد صاحب وائس چیئرمین یونین کونسل ڈنڈا گاؤں ۵۰/-
	۸- محمد اسلم صاحب چیمہ ۱۰/-

نقد و نظر:-

"تحریف بائیبل اور مسیحی علماء"

زیر نظر کتاب مکرم ملک فضل حسین صاحب کی تالیف ہے جو انھوں نے پادری برکت اللہ ایم۔اے کی کتاب "صحت کتب مقدسہ" میں بائیبل کے تحریف و تبدل سے مبرا ہونے کے ادعائے باطل کے جواب میں لکھی ہے ملک صاحب نے بائیبل کا محرف و مبدل ہونا خود ۱۰ مسیحی علماء کی شہادتوں سے ثابت کیا ہے اور اس کے مقابل پر قرآن کریم کے غیر محرف ہونے کے ثبوت میں سنی شیعہ اور مسیحی علماء کی ۲۵ شہادتیں پیش کیں اور بڑے پر زور اور دلنشین انداز میں قرآن کریم کا محفوظ ہونا ثابت کیا ہے عیسائیوں میں تبلیغ اسلام کے لئے جس کی تلقین بہت ضرورت ہے یہ کتاب بلاشبہ بہت مفید اور ضروری ہے قیمت درج نہیں صفحات ۱۰۸ کتابت طباعت گوارا ملنے کا پتہ ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ۔

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ چوہدری علی اکبر صاحب ایم اے۔ پی اے ایس ریٹائرڈ

زیر تبصرہ کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح کا ایک مختصر سا خاکہ ہے جس میں حضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر ایک نئے انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسہ ضخامت ۱۲۰ صفحات۔ طابع و ناشر عباس علی شاہ ربوہ۔

اسلامی غزوات

از چوہدری علی اکبر صاحب ایم اے

اس کتاب میں مکرم چوہدری صاحب نے اسلامی غزوات پر قلم اٹھایا ہے اور عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ کی جنگوں کا حال بیان کر کے مسلم نوجوانوں کے احساس خفتہ کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے اور ساتھ ہی اسلام میں جنگ کے تصور کی وضاحت بھی کی ہے قیمت دو روپیہ ۲۵ پیسے ضخامت ۲۷۲ صفحات طابع و ناشر سید عباس علی شاہ ربوہ۔

رؤیائے صالحہ

از محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ لاہور

زیر نظر کتاب میں مرتب نے یک صد ایسے خواب مختلف لوگوں کے درج کئے ہیں جن میں انھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور اس کتاب کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ تا لوگ حضور کی زیارت کی کشش میں صحیح اسلام پر عمل پیرا ہوں

خواب بینی یا زیارت نبوی مسلمانوں کا مقصد پیش کیا جاتا ہے اصل مقصد اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا ہے قیمت ادنےٰ کاغذ ۲/- روپے اعلےٰ کاغذ ۲/۱- روپے ضخامت ۱۲۰ صفحات طباعت گوارا ملنے کا پتہ مکتبہ شکوریہ راولپنڈی۔

دعائے نعم البدل

میرے لڑکے چوہدری عبدالحمید ایس ڈی او کی بچی عزیزہ امۃ المتین بعمر ۱۰ ماہ مورخہ ۹ ردسمبر ۱۹۶۳ء کو وفات پا گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون خاندان دعوی بحضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ بچی کے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا ہونے کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔

(خاکسار محمد عبداللہ بی۔اے سیکشن افسر حکومت مغربی پاکستان ۱۲- تا چوبرجی گارڈن لاہور)

درخواست دعا

مکرم چوہدری منظور حسین صاحب آف جیسو سابق امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ حال مقیم حیدرآباد (سابق سندھ) عرصہ ایک سال سے بعارضہ پیچش بیمار چلے آتے ہیں بدنی کمزوری زیادہ ہو گئی ہے جس سے تشویش بڑھ رہی ہے بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو کامل و عاجل شفا عطا فرماوے آمین۔ (خاکسار تاج الدین لائل پوری ربوہ (ناظم دارالقضاء)

۲- مکرم برادرم مرزا عبدالسمیع صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے عموماً درویشان قادیان سے خصوصاً درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(محمد الدین شاہد مربی سلسلہ آزاد کشمیر)

قرآن کریم مترجم مجلد ہدیہ -/۱۰ روپے

قاعدہ یسرنا القرآن ہدیہ ۶۲ پیسے نماز مترجم ہدیہ ۲۵ پیسے

چالیس جواہر پارے ایک روپیہ سیپارہ اوّل تا دہم ۲۵ پیسے

مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

ضروری گذارش

بعض احباب الفضل میں منی آرڈر بھجواتے وقت منی آرڈر کوپن پر رقم تحریر نہیں فرماتے۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ آئندہ منی آرڈر فارم کے کوپن پر رقم کا ضرور اندراج کر دیا کریں۔

(منیجر الفضل)

اعلان

دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاس عام بتاریخ ۲۹ دسمبر ۶۳ء بوقت ۱۰ بجے صبح اورینٹل کے دفتر میں ہوگا۔ حصہ داران سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرمائیں۔

ایجنڈا

۱۔ حسابات نفع نقصان بیلنس شیٹ بابت سال ۶۳-۶۲ء
۲۔ انتخاب ڈائریکٹران کمپنی
۳۔ تقرر آڈیٹرز

چیئرمین دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

نیا تحفہ

نصرت رائٹنگ پیڈ
جس پر
الیس اللہ بکاف عبدہ
کا گول بلاک پرنٹ
کیا ہے آپکی ضرورت
کیلئے جلسہ سالانہ میں ہم سے مل سکتا ہے

منیجر نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ

اصحاب احمد کے نادر تحفے

اصحاب احمد کی مفید جلدوں کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت عرفانی صاحب رض۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ کی طرف سے تبصرے شائع ہو چکے ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک دفعہ فرمایا: "رسالہ اصحاب احمد ... علاوہ دلچسپ اور ایمان افروز تھا کہ میں اسے ختم کرنے کے بعد سویا" ——— جلد پنجم حصہ دوم قریب میں شائع ہونی ہے جو حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے متعلق ہے۔ (قیمت تین روپے) ——— گیارھویں جلد بابت حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ (قیمت سوا چار روپے) جلسہ سالانہ پر یہ کتب ہر کتب فروش سے دستیاب ہو سکیں گی

(منیجر احمدیہ بکڈپو ربوہ)

نیلام عام

ایک ویگن کوئلہ جو سادوالہ ریلوے اسٹیشن پر پڑا ہوا ہے بذریعہ نیلام عام مورخہ ۳۱ دسمبر ۶۳ء بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر فروخت کیا جائے گا۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر ——— لاہور

تفسیر القرآن انگریزی

کی آخری جلد

چھپ چکی ہے۔ جو پانچ پاروں پر مشتمل ہے احباب اپنا سیٹ مکمل کرانے کے لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۱۵ روپے فی جلد خرید لیں۔

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سردی سے پیدا ہونیوالی تمام تکالیف شدید امراض

زکام کھانسی۔ بخار۔ انفلوائنزہ۔ نمونیہ۔ سر درد۔ کان درد۔ دانت درد۔ اعصابی درد۔ سینہ کا درد اور سردی سے پیدا ہونے والی تمام شدید امراض میں "کبودیتو" واقعی ایک شافی زود اثر اور بے ضرر دوا ہے۔

قیمت فی پیکٹ (چار خوراک) ۱۳ پیسے
" فی ڈرام (۱۲ ") ۵۰ "
" اونس (۱۰۰ ") ۵۰-۲ روپے

بنیاد کردہ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

مباحثہ مصر

از قلم محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری

تردید عیسائیت میں ٹھوس اور مسکت دلائل کا لاجواب مجموعہ ہے

انگریزی ایڈیشن ——— سوا روپیہ
اردو ایڈیشن ——— دس آنے

ملنے کا پتہ

مکتبہ الفرقان ——— ربوہ

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں حسب سابق احباب کی سہولت کے لئے دفتر الفضل عارضی طور پر جلسہ گاہ میں منتقل کیا جا رہا ہے جملہ احباب ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۶۳ء الفضل کے متعلقہ امور کے سلسلہ میں وہاں تشریف لائیں

(منیجر الفضل)

اپنی خریداری نمبر نوٹ کر لیں

منیجر الفضل سے خط و کتابت اور ترسیل زر کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپ کے چندہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے

(منیجر)

احمدیوں کی کپڑوں کی مشہور دکان

شادی بیاہ

اور

دیگر ضروریات کے لئے

ہر قسم کا کپڑا بارعایت

حاصل کرنے کیلئے ہمیں یاد رکھیں

میسرز ملتان کلاتھ ہاؤس رجسٹرڈ

چوک بازار ملتان شہر

۲۵۱۰

المشتہر چوہدری عبدالرحمن و عبدالرحیم احمد فون

تحسین منجن دانتوں کی تمام بیماریوں کا علاج

منہ کو خوشبودار بنانا اور دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکدار بناتا ہے دیگر تمام ٹوتھ پیسٹوں سے ارزاں اور مفید ہے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر مفصل سے آگاہ فرمادیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

وصیت نمبر ۱۳۳۷۵:- میں عبدالمجید بٹ ولد خواجہ عبدالصمد صاحب بٹ قوم بٹ کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۷ رمئی ۱۹۵۹ء ساکن پونچھ صوبہ جموں لقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ راکتوبر حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے ماہوار تنخواہ -/۹۰ روپے ہے نقدی مبلغ -/۳۰۰ روپے میں اپنی مذکورہ بالا ماہوار آمد اور جائداد ونقدی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر یہ وصیت بشرح مذکورہ صدر کے مطابق حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد عبدالمجید ولد خواجہ عبدالصمد

گواہ شد شیخ حمیداللہ مبلغ جماعت احمدیہ علاقہ پونچھ

گواہ شد محمد صدیق خانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ

وصیت نمبر ۱۳۳۷۶:- مسماۃ شریفاں بیگم زوجہ خواجہ عبدالمجید صاحب بٹ قوم کشمیری بٹ سلطان پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۸ رجولائی ۱۹۶۳ء ساکن پونچھ صوبہ جموں لقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ راکتوبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے کنٹھے طلائی ایک تولہ مالیتی -/۱۵۰ روپے اور مالہیس طلائی مالیتی -/۵۰ روپے فی الحال کل -/۲۰۰ روپیہ کا زیور میرے پاس ہے میں اپنے حق مہر اور مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد پیدا ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت بشرح مذکورہ صدر کے مطابق ہوگی نیز میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ شریفہ بیگم ۲ راکتوبر ۶۳ء

گواہ شد خاوند موصیہ (خواجہ عبدالمجید)

Abdul Majid

گواہ شد محمد صدیق خانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۳۸۱:- میں عبدالقادر ولد محمد عبداللہ صاحب قوم ملک پیشہ زمینداری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ زراعت پر ہے اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے زمین زرعی خشک ۲ کنال قیمت ایک سو بیس روپے زمین زرعی آبی ۶ کنال قیمت تین صد روپیہ مکان رہائشی قیمت دو سو پچاس روپے درختان سیب قیمت ۲ صد روپے درختان اخروٹ قیمت ۱۳۰ روپے ۸ مرلہ سکنی زمین قیمت یک صد روپے کل ایک ہزار ایک صد روپے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت حسب رسالہ الوصیت کرتا ہوں حصہ جائداد یعنی زمین سکونتی مذکورہ متصل مسجد احمدیہ آسنور ادا کرتا ہوں سالانہ زراعت وغیرہ آمد متفرق کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی سالانہ ادا کرتا رہوں گا انشاء اللہ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اگر اس جائداد کے علاوہ میری وفات کے وقت میری کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا عبدالقادر صاحب ملک

گواہ شد خانہ داماد موصی غلام محمد گنائی

گواہ شد فرزند نمبرا عبدالرحمٰن ملک ۲۳/۵/۱۳

گواہ شد عبدالواحد صدر آسنور کشمیر

گواہ شد فرزند نمبر۲ محمد یوسف ملک ولد عبدالقادر ملک ۲۳/۵/۱۳ بقلم خود

دعائے مغفرت

میرا لڑکا عزیزم طاہر احمد بعمر چار سال صرف پانچ دن بیمار رہ کر مورخہ ۸ دسمبر ۶۳ء بعد نماز عشاء ۹ بجے شب فوت ہوگیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون

درویشان قادیان ودیگر احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل اور صبر جمیل عطا کرے

خاکسار مبارک احمد ظفر

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈگری ضلع گوجرانوالہ۔

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

ضرورت کلرک

امیر جماعت ہائے احمدیہ پشاور و ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن (سابق صوبہ سرحد) پشاور کے دفتر کے لئے ایک تجربہ کار میٹریکولیٹ کلرک کی ضرورت ہے تنخواہ مرکز کی طرف سے -/۷۵ روپیہ ماہوار (-/۵۰ روپے تنخواہ -/۲۵ روپے مہنگائی الاؤنس) مقرر ہے جو احمدی دوست تجربہ رکھتے ہوں اور ملازمت کے خواہاں ہوں وہ خاکسار سے بذریعہ خط وکتابت یا بالمشافہ تصفیہ کریں مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کی بہرحال ضرورت ہوگی۔ والسلام

شمس الدین

امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد مکان ۱۰۸۶ محلہ جوگن شاہ علاقہ ڈبگری پشاور

درخواستہائے دعا

"اس خاکسار کی محکمہ ترقی افسران بالا کے پاس زیر غور ہے بزرگان سلسلہ درویشان قادیان و احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار عبدالقدیر خان از شادیوال)

۲- خاکسار کا چھوٹا بھائی محمد اشرف کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے احباب اس کی صحت کے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد گھنو کے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ براستہ بدوملہی ضلع جھنگ۔

۳- میری والدہ صاحبہ کئی دنوں سے بیمار رہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔ (مشتاق احمد عزت خان گلی وزیرآباد)

۴- جماعت احمدیہ محمد آباد جہلم کے ایک سرگرم رکن عبدالرحیم صاحب شدید بیمار ہیں ان کا عنقریب اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہونے والا ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست عرض کرتے ہیں

(خاکسار منظور الحق محمد آباد جہلم)

۵- میری ترقی کا معاملہ زیر غور ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مجھے میری سالانہ سالانہ ترقی عطا فرمائے۔ آمین" دعا کا محتاج نثار احمد دلبر راولپنڈی۔)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضؓ کی وفات

بقیہ صفحہ اوّل

آپ کے عربی قصائد منقوطہ وغیر منقوطہ نے آپ کی عربی دانی اور علم لدنی کا سب سے لوہا منوا لیا تھا، آپ کے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جن کے فیض صحبت سے آپ نے بہت کچھ پایا اور آپ کے علم وعرفان کو جلا نصیب ہوئی۔ ۸ر نومبر ۱۹۴۰ء کو خطبہ جمعہ میں آپ کے علم وفضل اور تبحر علمی کا ذکر کرتے ہوئے آپ کو حسب ذیل سند قبولیت عطا فرمائی:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا اللہ تعالیٰ نے جو بحر کھولا وہ بھی زیادہ تر اسی زمانہ سے تعلق رکھتا ہے پہلے ان کی علمی حالت ایسی نہیں تھی مگر بعد میں جیسے یک دم کسی کو پستی سے اٹھا کر بلندی تک پہنچا دیا جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے ان کو قبولیت عطا فرمائی اور ان کے علم میں ایسی وسعت پیدا کر دی کہ صوفی مزاج لوگوں کے لئے ان کی تقریر بہت ہی دلچسپ، دلوں پر اثر کرنے والی اور شبہات و وساوس کو دور کرنے والی ہوتی ہے گزشتہ دنوں میں شملہ گیا تو ایک دوست نے بتایا کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی یہاں آئے اور انھوں نے ایک جلسہ میں تقریر کی جو رات کے گیارہ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی تقریر کے بعد ایک ہندو ان کی منتیں کر کے انھیں اپنے گھر لے گیا اور کہنے لگا کہ آپ ہمارے گھر چلیں آپ کی وجہ سے ہمارے گھر میں برکت نازل ہوگی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ر نومبر ۱۹۴۰ء)

آپ کی بزرگی زہد واتقاء اور خدمات جلیلہ کے اعتراف کے طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فروری ۱۹۵۷ء میں آپ کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مستقل ممبر مقرر فرمایا چنانچہ اس وقت سے آپ صدر انجمن احمدیہ کے ممبر چلے آ رہے تھے علاوہ ازیں آپ افتاء کمیٹی کے بھی رکن تھے۔

آپ کی تصانیف میں حیات قدسی (پانچ جلدیں) ہستی باری تعالیٰ۔ کشف الحقائق۔ کلمۃ الفضل الالٰہی (عربی) خاص طور پر قابل ذکر ہیں اور علی المخصوص حیات قدسی ہر پانچ حصص کو جو بہت ہی ایمان پرور مضامین اور مسحور کن روحانی مذاکرات پر مشتمل ہے خاص شہرت حاصل ہے علاوہ ازیں آپ نے ہزاروں صفحات پر مشتمل قلمی مسودات بھی اپنی یادگار چھوڑے ہیں جن کے بعض حصے حیات قدسی کی زینت ہیں آپ بیک وقت عربی فارسی۔ اردو اور پنجابی کے قادر الکلام شاعر تھے آپ کی پنجابی نظمیں اور سہ حرفیاں بھی بہت مقبول ہیں اور خاص طور پر چھوک مہدی والی تو دیہاتی جماعتوں میں زبان زد عام ہے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنی ہے

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ فرزند اور چار صاحبزادیاں عطا فرمائیں ان میں سے ایک فرزند تو بچپن ہی میں اور دو فرزند مکرم مولوی مصلح الدین صاحب راجیکی اور مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی درویش قادیان جوانی میں وفات پا گئے نیز دو صاحبزادیوں کا بھی انتقال ہو گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو صاحبزادیاں اور تین فرزند مکرم اقبال احمد صاحب راجیکی مکرم مبشر احمد صاحب راجیکی اور مکرم عزیز احمد صاحب راجیکی حیات ہیں۔

کل مورخہ ۱۵ر دسمبر کو رات کے سات بجے آپ کی وفات کے معاً بعد ربوہ میں موجود خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریباً جملہ افراد اور بہت کثیر التعداد مقامی احباب نے آپ کے گھر پہنچ کر آپ کے فرزندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔

حضرت مولانا صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے جید و متبحر عالم اور صاحب رؤیا و کشوف اور مستجاب الدعوات بزرگ کی وفات بلاشبہ ایک قومی اور جماعتی نقصان ہے اور ایک بہت بڑے سانحہ کی حیثیت رکھتی ہے ادارہ الفضل حضرت مولانا صاحب مرحومؓ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ آپ کے صاحبزادگان صاحبزادیوں اور جملہ دیگر پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب مرحومؓ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ اور حضرت مولانا صاحب کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے اپنے فضل سے جلد پر فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

دعائے مغفرت

محترم خان عنایت اللہ خان صاحب عرصہ قریباً ۲ر۱ ۲ سال بیمار رہ کر مورخہ ۱۳ر دسمبر ۶۳ء بروز جمعۃ المبارک گیارہ بجے شب رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۱۴ر دسمبر بعد نماز عصر مسجد گول بازار سے ملحق میدان میں صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (سید شاہ محمد احمد اشرف۔ کارکن دار الضیافت ربوہ)

عارضی دوکانات بر موقع جلسہ سالانہ

ایسے احباب کے لئے جو جلسہ سالانہ کے موقع پر عارضی دوکان لگانا چاہتے ہیں۔ دفتر جلسہ سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ بغیر اجازت حاصل کئے کسی صاحب کو دوکان لگانے کی اجازت نہیں ہوگی اجازت کی صورت میں ہر دوکاندار کو دفتر جلسہ کی طرف سے مطبوعہ اجازت نامہ دیا جائے گا جس کو اپنی دوکان پر نمایاں جگہ آویزاں کرنا ہوگا۔ تمام درخواستیں جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے افسر جلسہ کے نام آنی چاہئیں جن میں مندرجہ ذیل امور درج ہوں (۱) مالک دوکان کا نام (۲) دکان پر بیٹھنے والے کا نام (۳) کس چیز کی دکان ہوگی (۴) عام نرخ کیا ہوں گے۔

تمام درخواستیں دینے والے یاد رکھیں کہ انہیں افسر جلسہ کی طرف سے جاری کردہ تمام ہدایات کی پابندی کرنی لازمی ہوگی۔ خصوصاً اوقات جلسہ میں دوکان بند رکھنے کے بارے میں افسر جلسہ کو اختیار ہوگا کہ کسی مصلحت کی وجہ سے یا ہدایات کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں کسی دوکاندار کا اجازت نامہ منسوخ کر کے اس کی دکان بند کروا دے۔ تمام اجازت نامے ۲۰ر دسمبر کو دفتر جلسہ (جو عارضی طور پر جامعہ احمدیہ میں کھولا گیا ہے) سے بعد ادائیگی مقررہ فیس حاصل کریں۔

نوٹ:۔ کسی صاحب کو سگریٹ وتمباکو وغیرہ کی دکان کی اجازت نہیں دی جائے گی اس لئے اس کے لئے درخواستیں نہ دی جاویں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

حج سکیم کے ممبران

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ حج سکیم کے ممبران سے درخواست ہے کہ وہ سنہ ۱۹۶۳ء کا چندہ مبلغ ایک روپیہ صرف فوری طور پر ادا فرمائیں۔ حج کا موسم قریب آ گیا ہے اور حکومت نے قرعہ اندازی میں شمولیت کے لئے درخواستیں طلب کر لی ہیں۔ رقم مقامی خدام الاحمدیہ یا براہ راست مرکز میں بھجوا دیں۔

(۲) وہ ممبران حج سکیم جو اس سال حج پہ جانا چاہتے ہیں اور نصف خرچ حج (تقریباً ۸ صد روپیہ) ادا کرنے کو تیار ہیں وہ اپنے نام فوری طور پر خاکسار کو بھجوا دیں تاکہ قرعہ اندازی سے ایک نام منتخب کر کے حکومت کو دسمبر کے آخر تک بھجوایا جا سکے۔

(مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

(۱) مکرم جنرل نذیر احمد صاحب کو چند یوم ہوئے دل کا حملہ ہوا ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) محترم ملک غلام محمد صاحب آف قصور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے اور سلسلہ کے مخلص خادم تھے ان کے بڑے فرزند مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب آف قصور تقریباً دو ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

ضروری اعلان

ایک دقت کے باعث ابھی تک ماہنامہ الفرقان بابت دسمبر سنہ ۶۳ء شائع نہیں ہو سکا۔

۴ خریدار حضرات اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں ان شاء اللہ چند روز تک رسالہ شائع ہو جائیگا۔ (خاکسار: ابو العطاء جالندھری)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴